وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ، وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ، مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ، وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا (سورة النساء 157-158)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے نہیں، اللہ کے برگزیدہ رسول اور نبی ہیں

(مسلمانوں کا Merry Christmas کہہ کر مبارک باد پیش کرنا غلط ہے)

Jesus (Pease be upon him) is not the son of God, he is the chosen Messenger and Prophet of Allah.
(Not permissible to congratulate saying Merry Christmas)

हज़रत ईसा अलैहिस्सलाम अल्लाह के बेटे नहीं अल्लाह के बरगुज़ीदा रसूल और नबी हैं
(मैरी क्रिसमस कहकर मुबारकबाद पेश करना जायज़ नहीं)

مولانا محمد نجیب قاسمی سنبھلی

Dr. Mohammad Najeeb Qasmi

डॉ. मुहम्मद नजीब क़ासमी संभली

www.najeebqasmi.com

00966 508237446

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيْم
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن،وَالصَّلاۃ وَالسَّلامُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيم وَعَلىٰ آله وَاَصْحَابه اَجْمَعِيْن۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے نہیں، اللہ کے برگزیدہ رسول اور نبی ہیں

مسلمانوں کا Merry Christmas کہہ کر مبارک باد پیش کرنا غلط ہے

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی پیدائش کا جو عمومی ضابطہ بنایا ہے، وہ یہ ہے کہ مرد و عورت کا نکاح کر کے صحبت کرنا، اس کے بعد اللہ کے حکم سے حمل ٹھہرنا اور ولادت کا ہونا۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اس ضابطہ کے علاوہ بھی بعض انسانوں کی تخلیق کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اس طرح پیدا فرمایا کہ اُن کی پیدائش میں نہ کسی مرد کا کوئی دخل تھا، نہ کسی عورت کا۔ حضرت حوا کو چونکہ حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کیا تھا، اس لئے ان کی پیدائش میں مرد کا تو فی الجملہ دخل تھا، عورت کا کوئی دخل نہیں تھا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو باپ کے بغیر صرف ماں (حضرت مریم بنت عمران علیہا السلام) سے فلسطین کے مشہور شہر "بیت لحم" میں پیدا فرمایا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران آیت 59 میں بیان فرمایا کہ اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم جیسی ہے، اللہ نے انہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر اُن سے کہا کہ ہو جاؤ، بس وہ ہو گئے۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں تمام مسلمانوں کا یہ ایمان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول اور نبی ہیں۔ قرآن کریم میں تقریباً 25 جگہوں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام ذکر ہوا ہے۔ اور اُن کو پھانسی نہیں دی گئی، بلکہ انہیں آسمانوں میں اٹھالیا گیا اور اُن جیسے ایک دوسرے شخص کو پھانسی دی گئی تھی، جیسا کہ سورۃ النساء آیت 157 اور 158 میں اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا: انہوں نے عیسیٰ کو نہ قتل کیا تھا، اور نہ انہیں سولی دے پائے تھے، بلکہ انہیں اشتباہ ہو گیا تھا۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے وضاحت کے ساتھ بیان فرمادیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی نہیں دی گئی تھی، بلکہ انہیں اوپر اٹھالیا تھا۔ اس واقعہ کی پوری تفصیل نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمائی ہے جو احادیث میں موجود ہے۔ نیز احادیث میں ہے کہ قیامت سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول دمشق کے مشرق میں سفید مینار پر ہو گا، اور پھر اُن کی سرپرستی میں دنیا کے چپہ چپہ پر مسلمانوں کی حکومت قائم ہو گی۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تاریخ ولادت کے متعلق کوئی تحقیقی بات کسی بھی مذہب کی مستند کتاب میں موجود نہیں ہے حتی کہ عیسائیوں کی کتاب میں بھی یہ ذکر نہیں ہے کہ 25 دسمبر کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی، لیکن کسی دلیل کے بغیر عیسائیوں نے 25 دسمبر کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تاریخ پیدائش تسلیم کرلی ہے۔ حالانکہ قرآن وحدیث اور اسی طرح بائیبل سے جو اندازہ ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش گرمی کے موسم میں ہوئی تھی۔ بائیبل (باب 2 آیت 8)

میں ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام رات میں پیدا ہوئے تو اُس وقت چرواہا اپنی بھیڑوں کو باہر چرا رہا تھا۔ بیت لحم میں دسمبر کے آخری ایام میں اتنی برف باری ہوتی ہے کہ کوئی شخص اپنے گھر سے بھی باہر نہیں نکل سکتا۔ اور بائبل میں ہے کہ چرواہا اپنی بھیڑوں کو باہر چرا رہا تھا، دسمبر کے مہینے میں بیت لحم (فلسطین) میں سخت برف باری کی وجہ سے رات کے وقت بھیڑوں کو باہر چرانا ممکن ہی نہیں ہے۔ نیز قرآن کریم (سورۃ مریم آیت 25) میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے فوراً بعد حضرت مریم سے کہا کہ تم کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلاؤ، اس میں سے پکی ہوئی تازہ کھجوریں تم پر جھڑیں گی، اس کو کھاؤ۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ کھجوریں سردیوں کے موسم میں نہیں بلکہ گرمیوں کے موسم میں پکتی ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی متعدد دلائل ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش گرمیوں میں ہوئی۔

عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جنا (معاذ اللہ)، یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں، جس کی (سورۃ مریم 88۔92) میں بہت سخت الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تردید کی ہے: یہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد ہے، (ایسی بات کہنے والو!) حقیقت یہ ہے کہ تم نے بڑے سنگین جرم کا ارتکاب کیا ہے، کچھ بعید نہیں کہ اس کی وجہ سے آسمان پھٹ پڑیں، زمین پھٹ جائے، اور پہاڑ ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں، کہ لوگوں نے اللہ کے لئے اولاد کا دعویٰ کیا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں ہے کہ اس کی کوئی اولاد ہو۔ سورۃ الاخلاص میں بھی اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں بیان کر دیا کہ اللہ کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ غرضیکہ قرآن وحدیث کی واضح تعلیمات کی روشنی میں تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے نہیں ہیں، بلکہ بشر ہیں، اور اس میں کوئی بھی سمجھوتا نہیں کیا جاسکتا ہے۔

عیسائی لوگ 25 دسمبر کو اس یقین کے ساتھ Merry Christmas مناتے ہیں کہ 25 دسمبر کو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جنم دیا نعوذ باللہ۔ ہم اُن کے مذہب میں کوئی مداخلت نہیں کرنا چاہتے، لیکن ہمارا یہ دینی فریضہ ہے کہ اس موقع پر منعقد ہونے والی اُن کی مذہبی تقریبات میں شرکت نہ کریں اور نہ کسی شخص کو Merry Christmas کہہ کر مبارک باد پیش کریں، کیونکہ یہ جملہ قرآن وحدیث کی روح کے سراسر خلاف ہے۔ ہاں اگر آپ کا کوئی پڑوسی یا ساتھی عیسائی ہے اور وہ اس موقع پر Merry Christmas کہتا ہے تو آپ خوش اسلوبی کے ساتھ دوسرے الفاظ (مثلاً شکریہ) کہہ کر کنارہ کشی اختیار کرلیں کیونکہ جس عقیدہ کے ساتھ Merry Christmas منایا جاتا ہے وہ قرآنی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔ آپ کو اپنے پڑوسی یا ساتھی کی فکر ہو سکتی ہے، لیکن دوسری طرف اللہ کی ناراضگی اور سخت عذاب کا بھی معاملہ ہے، اس لئے واضح الفاظ میں اُن سے کہہ دیا جائے کہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام باوجودیکہ ایک برگزیدہ رسول اور نبی ہیں، وہ اللہ کے بیٹے نہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق نصاریٰ اور مسلمانوں کے درمیان چند عقائد میں شدید اختلاف ہے:

(۱) نصاریٰ (عیسائیوں) کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں، جبکہ قرآن وحدیث کی روشنی میں پوری امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی بیٹا یا بیٹی نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد مرتبہ اس کے متعلق وضاحت فرمادی ہے۔ سورۃ الاخلاص میں بھی اللہ تعالیٰ نے عقیدۂ توحید کو علی الاعلان ذکر فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ کی نہ کوئی اولاد ہے، اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے حضرت آدم علیہ السلام کو کسی مرد یا عورت کے بغیر پیدا فرمایا، اور حضرت حوا کو کسی عورت کے بغیر اپنے حکم سے پیدا فرمایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کسی مرد کے بغیر اپنے حکم سے صرف عورت (حضرت مریم علیہا السلام) کے ذریعہ پیدا فرمایا۔ نصاریٰ (عیسائی حضرات) حضرت آدم اور حضرت حوا کو اللہ کا بیٹا یا بیٹی تسلیم نہیں کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو کسی مرد یا عورت کے بغیر اور حضرت حوا کو کسی عورت کے بغیر پیدا کیا، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کو صرف کسی مرد کے بغیر پیدا کیا گیا، وہ اللہ تعالیٰ کے بیٹے کیوں ہوگئے؟ عقل کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جو ذاتِ اقدس خالق ومالک ورازق کائنات ہو اُس کی یہ شان نہیں کہ اس کی کوئی اولاد ہو یا وہ کسی کی اولاد ہو۔

(۲) نصاریٰ (عیسائیوں) کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ساتھ معبودیت میں بھی شریک ہیں۔ تثلیث (Trinity) مسیحیت کا ایک لازمی جز ہے، جس کا مطلب ہے ایک میں تین یا تین میں ایک۔ نصاریٰ اللہ تعالیٰ کو ایک تو مانتے ہیں لیکن ایک میں تین ہستیوں کو شامل کرتے ہیں۔ خدا باپ، خدا بیٹا اور خدا روح القدس۔ آج بھی عیسائی لوگ اسی موقف پر قائم ہیں۔ جبکہ اسلام میں تثلیث (Trinity) کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ قرآن کریم کی سیکڑوں آیات میں اس عقیدہ کی تردید کی گئی ہے۔ اسلام میں وحدانیت ہے، اللہ کی ذات یا صفات میں کوئی شریک نہیں ہے۔ سورۃ مریم میں اس عقیدہ کو اتنا بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے کہ جس کی پاداش میں یہ پوری کائنات ہی ختم کردی جاتی۔

(۳) نصاریٰ (عیسائیوں) کا عقیدہ ہے کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر لٹکا کر قتل کردیا تھا۔ لیکن قرآن وحدیث کی واضح تعلیمات کی وجہ سے پوری امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ قتل کیا گیا، اور نہ ہی انہیں سولی دی گئی، بلکہ انہیں اس سے قبل ہی اوپر اٹھالیا تھا اور اُن جیسے ایک دوسرے شخص کو پھانسی دی گئی تھی۔ قیامت سے قبل انہیں دوبارہ نازل کیا جائے گا۔ وہ شریعت محمدیہ پر خود بھی عمل کریں گے اور قرآن وحدیث کی تعلیمات کو ہی پوری دنیا میں نافذ فرمائیں گے۔

(۴) عیسائی حضرات کا یہ عقیدہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے آخری نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ اللہ کے رسول نہیں ہیں، اور اُن کو نبی ورسول ماننے والا عیسائی

مذہب سے ہی نکل جاتا ہے، جبکہ مذہب اسلام میں حضور اکرم ﷺ کو آخری نبی ورسول تسلیم کرنے کے ساتھ حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام جیسے دیگر انبیاء کرام پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ اب آپ خود فیصلہ کرلیں کہ شدت پسندی کہاں ہے؟

خلاصۂ کلام: نئے سال کے موقع پر مبارک باد پیش کرنا بھی یقیناً غیروں کا طریقہ ہے لیکن اس کی رسومات وتقاریب کا تعلق کسی مذہب سے نہیں ہے بلکہ وہ اِن دِنوں ایک سماجی مسئلہ بن گیا ہے، جس کی وجہ سے نئے سال کے موقع پر مبارک باد پیش کرنا حرام تو نہیں ہے لیکن پھر بھی قرآن وحدیث میں آخری نبی کے اسوہ کو اختیار کرنے اور غیروں کے طریقوں کو اختیار نہ کرنے کی بار بار تعلیمات دی گئی ہیں، اس لیے بچنا ہی چاہئے کیونکہ تمام نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفی ﷺ اور صحابۂ کرام، اسی طرح مفسرین، محدثین اور علماء کرام سے سال کی ابتدا حتی کہ ہجری سال کے شروع ہونے پر بھی مبارک باد پیش کرنا ثابت نہیں ہے۔ مگر 25 دسمبر کو Merry Christmas کہہ کر مبارک باد پیش کرنا سو فیصد ایک مذہبی مسئلہ ہے۔ جس عقیدہ کے ساتھ عیسائی لوگ Merry Christmas کہہ کر کرسمس ڈے مناتے ہیں وہ اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے کیونکہ عیسائی حضرات کا عقیدہ ہے کہ 25 دسمبر کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے باپ ہیں۔ نیز وہ عقیدہ تثلیث (Trinity) کے بھی قائل ہیں، یعنی اُن کے مذہب میں ذات باری ایک کے بجائے تین ہستیوں پر مشتمل ہے: خدا باپ، خدا بیٹا اور خدا روح القدس۔ یہ عقیدہ انتہائی خطرناک اور قرآن وحدیث کی واضح تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔ مگر انتہائی افسوس اور فکر کی بات ہے کہ اس موقع پر بعض مسلمان بھی آپس میں ایک دوسرے کو Merry Christmas کہہ کر مبارک باد پیش کرنا شروع کردیتے ہیں، جس کی مذہب اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ لہٰذا اس موقع پر مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو مبارک باد ہرگز پیش نہ کریں۔ اور جو مسلم بھائی مغربی ممالک میں رہتے ہیں یا عیسائیوں کے ساتھ پڑھتے ہیں یا ملازمت کرتے ہیں یا کاروبار کرتے ہیں تو انہیں بھی اس موقع پر Merry Christmas کہہ کر مبارک باد پیش کرنے میں سبقت نہیں کرنی چاہئے۔ اگر وہ مبارک باد پیش کریں تو خوش اسلوبی کے ساتھ اُن کے جواب میں دیگر دعائیہ کلمات پیش کردیں۔ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین فرمالیں کہ دنیا کی کسی بھی مستند مذہبی کتاب حتی کہ انجیل کتاب کے موجودہ زمانہ میں پائے جانے والے ہزاروں مختلف نسخوں میں یہ کہیں مذکور نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام 25 دسمبر کو پیدا ہوئے تھے۔

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی سنبھلی (www.najeebqasmi.com)

Jesus (Pease be upon him) is not the son of God, he is the chosen Messenger and Prophet of Allah.
(Not permissible to congratulate saying Merry Christmas)

The overall Code which is made by Allah, the Exalted, for the birth of mankind i.e. a man getting married to a woman and have intercourse with her, thereafter by Allah's command, firmness of pregnancy and giving birth of a child. Under no circumstance, Allah Almighty has also created some humans by not following this Code. Allah Almighty created Adam in such a way in which He involved neither a man nor a woman. Since Eve was created from Adam's rib, so, somehow, a man was involved in her creation, but there was no involvement of a woman. Similarly, Allah, the Exalted, created Jesus without a father, only from the mother (Mary daughter of Imran) through His power, in the city of Bethlehem, Palestinian. As, Almighty Allah said in the Verse 59 of Surah A'al Imran (Indeed, the example of Jesus to Allah is like that of Adam. He created Him from dust; then He said to him, "Be," and he was.)

In the light of Quran and Hadith, all Muslims believe that Jesus Christ is the chosen Prophet and Messenger of Allah. In the holy Quran, almost at 25 places, the name of Jesus Christ is mentioned and he was not hanged/crucified, but he was lifted into the heavens and a person similar to him was hanged. As, Allah Almighty has stated in Surah An-Nisa Verses 157 & 158 (And (for) their saying, "Indeed, we have killed the Messiah, Jesus, the son of Mary, the messenger of Allah." And they did not kill him, nor did they crucify him; but (another) was made to resemble him to them). Furthermore, Allah, the Exalted, explicitly explained that Jesus Christ was not hanged/crucified, but he was lifted up. The full detail of this event is elaborated by the holy prophet PBUH and can be found in Ahadith. It is also mentioned in Hadiths that before the day of Resurrection, he will be descended from heavens to the white minaret in the east of Damascus. Then, all nook and corner of the world will be ruled by Muslims under his patronage.
No certain date of Jesus birth is found in any religious authoritative book, even in the book of Christians, it is not mentioned that he was born on 25th December. Without any evidence, they recognized 25th December as Jesus date of birth. Although, what is estimated from texts of the Quran, Hadiths and the Bible is that Jesus was born in the summer season. As per Bible (chapter 2 verse 8), when Jesus was born at the night, at that time the shepherd was grazing his sheep outside. In the last days of December, it is snowing heavily in Bethlehem that no one can dare to go out of his house. And Bible says that the shepherd was grazing his sheep outside. In the month of December, due to heavy snowing in Bethlehem (Palestine), it is

impossible to graze sheep outside at night. The holy Quran (Surah Mariam Verse 25) says that immediately after the birth of Jesus, Allah, the Exalted, told Marry “And shake toward you the trunk of the palm tree; it will drop upon you ripe, fresh dates. So eat and drink and be contented.” The whole world knows that the dates become ripe in the summer season, not in winter. Besides, there are more evidence that denote that Jesus was born in the summer season.

Christians believe that Jesus is given birth by Allah Almighty (Allah forbid), i.e. Jesus is the son of Allah, the Exalted. This was strongly denounced by Allah, the Exalted, in Surah Mariam: “And they say, "The Most Merciful has taken (for Himself) a son." You have done an atrocious thing. The heavens almost rupture there from and the earth splits open and the mountains collapse in devastation. That they attribute to the Most Merciful a son. And it is not appropriate for the Most Merciful that He should take a son.” In Surah Ikhlas, Almighty Allah has explicitly said: Say, "He is Allah, (who is) One, Allah, the Eternal Refuge. He neither begets nor is born, nor is there to Him any equivalent”. Thus, in the light of very open instructions/teachings of Quran and Sunnah, all Muslims believe that Jesus is not the son of Allah, the Exalted, but he is a man and there is no compromise in this matter at all.

Christians celebrate Merry Christmas on 25th December with the belief that Allah Almighty has given birth of Jesus on 25th December (Allah forbid). We don’t want to interfere in their religion, but it is our religious obligation that we should not participate in those religious parties/celebrations are being convened on this occasion, and also do not congratulate anyone saying Merry Christmas. As this sentence is totally averse of Quran and Sunnah. Yes! In case, your neighbour or friend is a Christian and he congratulates you on this occasion, then you have to withdraw yourselves by saying other words such as (thanks, etc.) As, the base/belief on which the Merry Christmas celebrated, is quite contrary to Quranic teachings. You could be thoughtful about your neighbour or friend, but on the other hand, there is also the issue of God's wrath and His severe punishment. So, it would be said to them openly that our belief is that Jesus besides being a chosen messenger and prophet, he is not Allah’s son at all. So that, I’m sorry to participate in the celebrations convened on this occasion.

There is substantial difference of opinion among Christians and Muslims on their belief in Isa (Alaihis Salam)

1) *Nasara* (Christians) believe that Isa (Alaihis Salam) is son of Allah, the Almighty, while in the light of Quran and hadith the whole Muslim *Ummah* (Nation) believes that Allah has no son or daughter, as Allah, the Almighty has repeatedly clarified this in the holy Quran. In Surah Al-Ikhlas also this

has been clearly asserted that Allah, the Almighty neither begets nor is He begotten. Allah, the Almighty had created Adam (Alaihis salam) without any role of a man and woman, and *Eve* (Alaihas salam) was created without any role of a woman merely by with Allah's command. Allah, the Almighty created Isa (Alaihis Salam) by a woman (Maryam –Alaihas Salam) without any role of a male. Christians do not believe in Adam and Eve (Alaiham Assalam) as son and daughter of Allah, despite the fact that Allah, the Almighty had created Adam (Alaihis Salam) without any role of man and woman and created Eve (Alaihas Salam) without any role of a woman, then how come that Isa (Alaihis Salam) who was created without a man (in similar circumstances), is believed to be Allah's son? Our intellect also demands that it is not befitting to the Almighty Allah Who is the Creator, Lord and Sustainer of the whole universe that He begets nor is He begotten.

2) Christians believe that Isa (Alaihis Salam) shares Allah's right of being worthy of worship. Trinity is an integral part of Christianity, which means three in one or one in three. Christians believe that Allah is one but includes three entities in one; god father, god son, the holy ghost. The Christian till to date stick to this belief. As for Islam, there is no place of trinity in it. Hundreds of verses of the Holy Quran refute this belief. According to Islamic creed Allah is one and nothing is like unto Him neither in His self nor in His attributes. In Surah Maryam, Allah strongly refutes this belief saying it is such a terrible evil thing whereby the heavens are almost torn.

3) Christians believe that Jews had crucified Isa (Alaihis Salam). However, in the light of teachings of Quran and Hadith, the whole Muslim nation is unanimous that Isa (Alaihis Salam) was neither killed nor was he crucified, but rather he was ascended to heaven prior to his crucifixion and a person resembling him was crucified in his place. He will descend down on the earth prior to the doomsday. He will spend his life following the Shari'ah of Muhammad (PBUH) and will enforce the teachings of the Holy Quran and Hadith.

4) Christians believe that the last Messenger Muhammad (PBUH) who is from the descendants of Ismail (Alaihis salam) the second son of Ibrahim (Alaihis Salam) born in Makkah is not a Messenger of Allah, the Almighty and anyone who believes in Muhammad (PBUH) as a messenger of Allah exits from the fold of Christianity. On the other hand, in the religion of Islam besides believing in Muhammad (PBUH) as the last Messenger it is also necessary to believe in Ibrahim, Musa, Isa (*Alaihim Assalam*). Now, the reader can easily decide as to which religion subscribes to extremism.

Summary: To exchange greetings on the occasion of New Year is a practice of non-Muslims. However, the rituals and functions organized on this occasion are not motivated by a specific religion's ideology and it has now become a social norm. Therefore, though it is not unlawful to exchange greeting on such occasion, however, the Holy Quran and Hadith are replete with teachings of not adopting the non-Muslims' rituals. Therefore, we should avoid exchanging such greetings, because the leader of all prophets Muhammad (PBUH), his companions, *mufassireen* (Quran commentators), *muhadditheen* (scholars of Hadith) and other scholars of Islam, none of them has been reported to have exchanged greeting on the occasion of New Year even at the beginning of Hijri year. But to exchange greeting by saying "Merry Christmas" is a pure religious matter. The belief with which the people celebrate Christmas day saying "Merry Christmas" is absolutely contrary to Islamic teaching, for Christians believe that Isa (Alaihis Salam) was born on 25th December and fathered by Allah, the Almighty. In addition they also believe in trinity, i.e. they believe that Allah, the Almighty instead of being one entity is comprised of three entities; god father, god son and the holy ghost. This belief is very dangerous and contrary to Islamic teachings. It is a matter of great sorrow that some Muslims initiate greeting each other saying "Merry Christmas" which has no room in the religion of Islam. Therefore, Muslims should not exchange greeting on this occasion. Those Muslims residing in Western countries or studying with Christians or employed with Christians or doing business with Christians should not proactively greet them on this occasion. However, if they are greeted by Christians they should say other words of prayer to them. It is worth mentioning that not a single reliable religious book even the bible itself having thousands of copies, mentions that Isa (Alaihis Salam) was born on 25th December.

Mohammad Najeeb Qasmi (http://www.najeebqasmi.com/)

First Islamic Mobile App in 3 Languages

First Hajj Mobile App in 3 Languages

हज़रत ईसा अलैहिस्सलाम अल्लाह के बेटे नहीं अल्लाह के बरगुज़ीदा रसूल और नबी हैं (मैरी क्रिसमस कहकर मुबारकबाद पेश करना जायज़ नहीं)

अल्लाह तआला ने इन्सानों की पैदाइश का जो उमूमी ज़ाब्ता बनाया हैवह यह है कि मर्द व औरत का निकाह करके सोहबत करना, उसके बाद अल्लाह के हुक्म से हमल ठहरना और विलादत का होना। अलबत्ता अल्लाह तआला ने अपनी क़ुदरत से इस ज़ाब्ते के अलावा भी कुछ इन्सानों की तख़लीक़ की है। अल्लाह तआला ने हज़रत आदम अलैहिस्सलाम को इस तरह पैदा फ़रमाया कि उनकी पैदाइश में ना किसी मर्द का कोई दख़ल था, ना किसी औरत का। हज़रत हव्वा को चूंकि हज़रत आदम अलैहिस्सलाम की पसली से पैदा किया था, इसलिए उनकी पैदाइश में मर्द का तो फ़िलजुम्ला दख़ल था, औरत का कोई दख़ल नहीं था। इसी तरह अल्लाह तआला ने अपनी क़ुदरत से हज़रत ईसा अलैहिस्सलाम को बाप के बग़ैर सिर्फ़ माँ (हज़रत मरियम बिन्त इमरान) से फ़लस्तीन के मशहूर शहर "बैतुल्लहम" में पैदा फ़रमाया, जैसा कि अल्लाह तआला ने सूरह आले इमरान आयत ५९ में बयान फ़रमाया कि अल्लाह के नज़दीक ईसा की मिसाल आदम जैसी है, अल्लाह ने उन्हें मिट्टी से पैदा कियाफिर उनसे कहा कि हो जाओ, बस हो गये।

क़ुरआन व हदीस की रोशनी में तमाम मुसलमानों का यह ईमान है कि हज़रत ईसा अलैहिस्सलाम अल्लाह के रसूल और नबी हैं। क़ुरआने करीम में तकरीबन २५ जगहों पर हज़रत ईसा अलैहिस्सलाम का नाम ज़िक्र हुआ है और उनको फांसी नहीं दी गई, बल्कि उन्हें आसमानों में उठा लिया गया और उन जैसे एक दूसरे शख़्स को फांसी दी गयी थी, जैसा कि सूरह अन्निसा आयत १५७ और १५८ में अल्लाह तआला ने ज़िक्र किया: उन्होंने ईसा को ना क़त्ल किया था, और ना उन्हें सूली दे पाये थे, बल्कि उन्हें इशतबाह हो गया था। ग़र्ज़ कि अल्लाह तआला ने वज़ाहत के साथ बयान फ़रमा दिया कि हज़रत ईसा अलैहिस्सलाम को सूली नहीं दी गई थी, बल्कि उन्हें ऊपर उठा लिया था। इस वाक़ये की पूरी तफ़सील नबी-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम ने बयान फ़रमायी है जो अहादीस में मौजूद है। कुछ हदीसों में है कि क़यामत से क़ब्ल हज़रत ईसा अलैहिस्सलाम का नुज़ूल दमिश्क के मशरिक में सफेद मिनार पर होगाऔर फिर उनकी सरपरस्ती में दुनिया के चप्पे चप्पे पर मुसलमानों की हुकूमत क़ायम होगी।

हज़रत ईसा अलैहिस्सलाम की तारीख़े विलादत के मुताअल्लिक कोई तहक़ीक़ी बात किसी भी मज़हब की मुस्तनद किताब में मौजूद नहीं है हत्ता कि ईसाइयों की

किताब में भी यह ज़िक्र नहीं है कि २५ दिसम्बर को हज़रत ईसा अलैहिस्सलाम की पैदाइश हुई, लेकिन किसी दलील के बग़ैर ईसाइयों ने २५ दिसम्बर को हज़रत ईसा अलैहिस्सलाम की तारीख़े पैदाइश तसलीम कर ली है। हालांकि क़ुरआन व हदीस और इसी तरह बाईबिल से जो अन्दाज़ा होता है वह यह है कि हज़रत ईसा अलैहिस्सलाम की पैदाइश गर्मी के मौसम में हुई थी। बाईबिल (बाब २ आयत ८) में है कि जब हज़रत ईसा अलैहिस्सलाम रात में पैदा हुए तो उस वक़्त चरवाहा अपनी भेड़ों को बाहर चरा रहा था। बैतुल्लहम में दिसम्बर के आख़िरी दिनों में इतनी बर्फ़बारी होती है कि कोई शख़्स अपने घर से भी बाहर नहीं निकल सकता और बाईबिल में है कि चरवाहा अपनी भेड़ों को बाहर चरा रहा था, दिसम्बर के महीने में बैतुल्लहम (फलस्तीन) में सख़्त बर्फ़बारी की वजह से रात के वक़्त भेड़ों को बाहर चराना मुमकिन ही नहीं है। नीज़ क़ुरआने करीम (सूरह मरियम आयत २५) में है कि अल्लाह तआला ने हज़रत ईसा अलैहिस्सलाम की पैदाइश के फ़ौरन बाद हज़रत मरियम से कहा कि तुम खजूर के तने को अपनी तरफ़ हिलाओ, उसमें से पकी हुई ताज़ा खजूरें तुम पर झड़ेंगी, उसको खाओ। सारी दुनिया जानती है कि खजूरें सर्दियों के मौसम में नहीं बल्कि गर्मियों के मौसम में पकती हैं। इसके अलावा और मुताअद्दद दलाइल हैं जिनसे मालूम होता है कि हज़रत ईसा अलैहिस्सलाम की पैदाइश गर्मियों में हुई।

ईसाइयों का यह अक़ीदा है कि हज़रत ईसा अलैहिस्सलाम को अल्लाह तआला ने जना (मआज़ अल्लाह), यानि हज़रत ईसा अलैहिस्सलाम अल्लाह तआला के बेटे हैं, जिसकी सूरह मरियम में बहुत सख़्त अल्फाज़ के साथ अल्लाह तआला ने तरदीद की है: यह लोग कहते हैं कि अल्लाह तआला की कोई औलाद है, (ऐसी बात कहने वालो!) हक़ीक़त यह है कि तुम ने बड़े संगीन जुर्म का इरतेकाब किया है, कुछ बईद नहीं कि कि इसकी वजह से आसमान फट पड़ें, ज़मीन फट जायेऔर पहाड़ टूट टूट कर गिर पड़ेंकि लोगों ने अल्लाह तआला के लिए औलाद का दावा किया है, हालांकि अल्लाह तआला की यह शान नहीं है कि उसकी कोई औलाद हो। सूरह इख़लास में भी अल्लाह तआला ने वाज़ेह अल्फ़ाज में बयान कर दिया कि अल्लाह की ना कोई औलाद है और ना वह किसी की औलाद है। ग़र्ज़ कि क़ुरआन व हदीस की वाज़ेह तालीमात की रोशनी में तमाम मुसलमानों का यह अक़ीदा है कि हज़रत ईसा अलैहिस्सलाम अल्लाह के बेटे नहीं हैं, बल्कि बशर हैं और इसमें कोई भी समझौता नहीं किया जा सकता है।

ईसाई हज़रात २५ दिसम्बर को इस यक़ीन के साथ मैरी क्रिसमस मनाते हैं कि २५ दिसम्बर को अल्लाह तआला ने हज़रत ईसा अलैहिस्सलाम को जन्म दिया नऊज़ु

बिल्लाह। हम उनके मज़हब में कोई मुदाख़लत नहीं करना चाहते, लेकिनहमारा यह दीनी फरीज़ा है कि इस मौक़े पर मुन्अक़िद होने वाली उनकी मज़हबी तक़रीबात में शिरक़त ना करें और ना किसी शख़्स को मैरी क्रिसमस कहकर मुबारकबाद पेश करें, क्योंकि यह जुमला क़ुरआन व हदीस की रूह के सरासर ख़िलाफ है। हाँ अगर आपका कोई पड़ोसी या साथी ईसाई है और वह इस मौक़े पर मैरी क्रिसमस कहता है तो आप ख़ुश उसलूबी के साथ दूसरे अल्फाज़ (मसलन शुक्रिया) कहकर किनाराकशी इख़्तियार कर लें, क्योंकि जिस अक़ीदे के साथ मैरी क्रिसमस मनाया ज़ाता है वह क़ुरआनी तालीमात के सरासर ख़िलाफ है। आपको अपने पड़ोसी या साथी की फ़िक्र हो सकती है, लेकिन दूसरी तरफ अल्लाह की नाराज़गी और सख़्त अज़ाब का भी मामला है, इसलिए वाज़ेह अल्फाज़ में उनसे कह दिया जाये कि हमारा यह अक़ीदा है कि हज़रत ईसा अलैहिस्सलाम बावजूद कि एक बरगुज़ीदा रसूल और नबी हैं, वह अल्लाह के बेटे नहीं। इसलिए इस मौक़े पर मुन्अक़िद होने वाली तक़रीबात में शिरकत से मआज़रत ख़्वाह हैं।

ह़ज़रत ईसा अलैहिस्सलाम के बारे में ईसाई और मसलमानों के बीच कुछ अक़ीदों में बहुत ज़्यादा (गंभीर) मतभेद है.

(1) नसारा (ईसाईयों) का अक़ीदा (मानना) है कि ह़ज़रत ईसा अलैहिस्सलाम अल्लाह तआला के बेटे हैं, जबकि क़ुरानवह़दीस़ के अनुसार पूरी उम्मत-ए-मुस्लिमा की सहमति है कि अल्लाह तआला का कोई बेटा या बेटी नहीं है, जैसा कि अल्लाह तआला ने क़ुरान-ए-करीम में कई बार इसके बारे में स्पष्ट (वर्णन) कर दिया है, "सुरह-ए-इख़लास" में भी अल्लाह तआला ने तौहीद के अक़ीदे को सार्वजनिक रूप से (खुले आम) बयान कर दिया है, कि अल्लाह तआला की न कोई औलाद है, और न वह किसी की औलाद है, अल्लाह तआला ने अपनी शक्ति (ताक़त) से ह़ज़रतआदमअलैहिस्सलाम को किसी मर्द (पुरुष) या औरत (महिला) के बग़ैर (बिना) पैदा फ़रमाया, और ह़ज़रतहव्वा (अलैहस्सलाम) को किसी औरत की बिना अपने ह़ुक्म (आदेश) से पैदा फ़रमाया, ह़ज़रत ईसा अलैहिस्सलाम को किसी मर्द (पुरुष) के बिना अपने ह़ुक्म (आदेश) से केवल औरत (ह़ज़रतमरयम अलैहस्सलाम) के ज़रिए पैदा फ़रमाया, ईसाई ह़ज़रत आदम अलैहिस्सलाम और ह़ज़रतहव्वा (अलैहस्सलाम) को अल्लाह का बेटा या बेटी नही मानते हैं, ह़ालांकि अल्लाह तआला ने ह़ज़रतआदमअलैहिस्सलाम को किसी किसी मर्द (पुरुष) या औरत (महिला) के बग़ैर (बिना) पैदा फ़रमाया,और ह़ज़रतहव्वा (अलैहस्सलाम) को किसी औरत के बिना पैदा फ़रमाया, तो ह़ज़रत ईसा अलैहिस्सलाम जिनको केवल

किसी मर्द के बिना पैदा किया गया वह अल्लाह तआला के बेटे क्यों हो गए?समझदारी की बात भी यही है कि जो मुक़द्दस ज़ात ख़ालिक़ व मालिक व राज़िक-ए-काएनात हो उसकी यह शान नहीं कि उसकी कोई औलाद हो, या वह किसी की औलाद हो.

(2) ईसाईयों का अक़ीदा (मानना) है कि ह़ज़रत ईसा अलैहिस्सलाम अल्लाह तआला के साथ माअबूदियत में भी शामिल हैं, "तसलीस" (Trinity)"मसीहियत" का एक ज़रूरी अंग (भाग) है, जिसका मतलब (अर्थ) है कि एक में तीन या तीन में एक. ईसाई अल्लाह तआला को एक तो मानते हैं, लेकिन एक में तीन हस्तियों को शामिल (मिलाते) करते हैं, ख़ुदा बाप, ख़ुदा बेटा और ख़ुदा रूहुलक़ुदुस, आज भी ईसाई लोग इसी नज़रिया पर मौजूद हैं, जबकि इस्लाम में "तसलीस" (Trinity) की कोई गुंजाइश (क्षमता) नहीं है, क़ुरान-ए-करीम की सेकड़ों आयतों में इस नज़रिये का इंकार किया गया है, इस्लाम में "वहदानियत" है, अल्लाह तआला की ज़ात या सिफ़ात (गुण) में कोई शरीक (साथी) नहीं है, सुरह "मरयम" में इस अक़ीदे को इतना बड़ा गुनाह (जुर्म) माना गया है, केहजिसके बदले में यह पूरी काएनात ही ख़त्म (नष्ट) कर दी जाती.

(3) ईसाईयों का अक़ीदा (मानना) है कि यहूदियों ने ह़ज़रत ईसा अलैहिस्सलाम को सूली (फाँसी) पर लटका कर मार दिया था, परन्तु क़ुरानवह़दीस़ की स्पष्ट शिक्षाओं के कारण पूरी उम्मत-ए-मुसलिमा की सहमती है कि ह़ज़रत ईसा अलैहिस्सलाम को न तो क़त्ल (मारा) किया गया, और न ही उन्हें सूली (फाँसी) पर लटकाया गया, बल्कि उससे पहले ही ऊपर उठा लिया गया था, और उनकी तरह एक दूसरे शख़्स (व्यक्ति) को फाँसी दी गई थी, क़यामत से पहले उन्हें दोबारा नाज़िल (प्रकट) किया जाएगा, वह शरीयत-ए-मुहम्मदिया का ख़ुद भी पालन करेंगे और क़ुरानवह़दीस़ की शिक्षाओं को ही पूरी दुनिया में लागू करेंगे.

(4) ईसाईयों का अक़ीदा (मानना) है कि ह़ज़रत इब्राहीम अलैहिस्सलाम के दूसरे बेटे (पुत्र) ह़ज़रत इस्माईल अलैहिस्सलाम की औलाद से मक्का मुकर्रमा में पैदा हुए आख़िरी (अंतिम) नबी ह़ज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहु अलैहिवसल्लम अल्लाह के रसूल नहीं हैं, और उनको नबी व रसूल मानने वाला ईसाई धर्म से ही निकल जाता है, जबकि इस्लाम धर्म में ह़ुज़ूर-ए-अकरम सल्लल्लाहु अलैहि वसल्लम को आख़िरी (अंतिम) नबी व रसूल मानने के साथ ह़ज़रत इब्राहीम, ह़ज़रत मूसा, ह़ज़रत ईसा अलैहिमुस्सलाम जैसे अन्य अंबिया-ए-किराम पर ईमान लाना भी ज़रूरी है, अब आप ख़ुद फ़ैसला कर लें कि चरमपंथी (कठोरता) कहाँ है?

सारांश (ख़ुलासा-ए-कलाम): नए साल (वर्ष) के मौक़े (अवसर) पर बधाई देना भी निश्चित रूप से ग़ैरों का तरीक़ा है, लेकिन इसकी रीति रिवाज का संबंध किसी धर्म से नहीं है, बल्कि वह इन दिनों एक सामाजिक मुद्दा बन गया है, जिसके कारण नए साल के अवसर पर बधाई देना हराम तो नहीं है परन्तु फिर भी क़ुरान व ह़दीस़ में आख़िरी (अंतिम) नबी के तरीक़े को अपनाने और ग़ैरों के तरीक़ों को न अपनाने की शिक्षा दी गई हैं, इसलिए बचना ही चाहिए, क्योंकि सभी नबियों के सरदार ह़ज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहु अलैहिवसल्लम और स़ह़ाबा-ए-किराम (रज़ियल्लाहु अन्हुम), इसी तरह मुफ़स्सिरीन, मुहद्दीसीन और उलैमा-ए-किराम से वर्ष की शुरुआत यहाँ तक कि हिजरी साल के शुरू होने पर भी बधाई देना स़ाबित नही, है, मगर २५ दिसंबर को **Merry Christmas** कहकर बधाई देना सो प्रतिशत एक धार्मिक मुद्दा है, जिस अक़ीदे के साथ ईसाई लोग **Merry Christmas** कहकर क्रिसमस डे मनाते हैं, वह इस्लामी शिक्षाओं के पूरी तरह ख़िलाफ़ (विपरित) है, क्यूंकि ईसाई लोगों का अक़ीदा है कि २५ दिसंबर को ह़ज़रत ईसा अलैहिस्सलाम की पैदाइश हुई और अल्लाह तआला ह़ज़रत ईसा अलैहिस्सलाम के बाप (पिता) हैं, तथा "अक़ीदा-ए-तसलीस" (Trinity) के भी क़ायल (स्वीकृति) हैं, यानी उनके धर्म में ज़ात-ए-बारी एक के अलावा तीन हस्तियों पर शामिल है: ख़ुदा बाप, ख़ुदा बेटा और ख़ुदा रूहुलक़ुदुस, यह अक़ीदा बेह़द ख़तरनाक (बहत जोखिमभरा) और क़ुरान व ह़दीस़ की स्पष्ट शिक्षाओं के पूरी तरह ख़िलाफ़ (विपरित) है, मगर बेह़द अफ़सोस और आश्चर्य की बात है कि इस मौक़े पर कुछ मुसलमान भी आपस में एक दूसरे को **Merry Christmas** कहकर बधाई देना शुरू कर देते हैं, जिसकी इस्लाम धर्म में कोई गुंजाइश (क्षमता) नहीं है, लिहाज़ा इस अवसर पर मुसलमान आपस में एक दूसरे को मुबारकबाद (बधाई) बिलकुल न दें, और जो मुस्लिम भाई पश्चिमी देशों में रहते हैं या ईसाईयों के सात पढ़ते हैं या नौकरी करते हैं या कारोबार (व्यपार) करते हैं तो उन्हें भी इस अवसर पर **Merry Christmas** कहकर बधाई देने में पहल नहीं करनी चाहिए, अगर वह मुबारकबाद (बधाई) दें तो उनके जवाब (उत्तर) में अन्य दुआओं वाले शब्द पैश करें. यह बात अच्छी तरह याद रहे कि दुनिया की किसी भी प्रामाणिक (भरोसेमंद) किताब यहाँ तक कि "इंजील" किताब के मौजूदा (वर्तमान) समय में पाए जाने वाले हज़ारों नुस्ख़ों में भी यह कहीं उल्लेख नहीं है कि ह़ज़रत ईसा अलैहिस्सलाम २५ दिसंबर को पैदा हुए थे.

डॉ॰ मुहम्मद नजीब क़ासमी संभली (http://www.najeebqasmi.com/)
WhatsApp & Contact Number: 00966 508237446